باب: 50

نورالدین زنگی

(1118 - 1174 AD)

گیارہویں صدی کا آخری دَور وہ دَور ہے کہ جس میں عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان مذہبی ٹکراؤ کا آغاز صلیبی جنگ کی صورت میں ہوا۔ سنہ 1270ء تک ان جنگوں کا سلسلہ جاری رہااور یکے بعد دیگرے 8 صلیبی جنگیں ہوئیں۔ دوسری صلیبی جنگ میں مسلم قوم کی قیادت کے لیے موصل کے زنگی خاندان کے دو سلاطین، عماد الدین زنگی اوران کے بیٹے نورالدین زنگی کی خدمات سنہری حروف میں لکھی جانے کے قابل سمجھی جاتی ہیں۔

نورالدین محمود زنگی اپنے والد کی شہادت کے بعد سنہ 1146ء میں حلب کے حاکم بنے۔ تھوڑے ہی عرصے میں ان کو اڈیسہ کے عیسائی جوسیلن کی سر گردگی میں اٹھنے والی بغاوت کے لیے بجلی کی سی تیزی دکھانی پڑی اوراس میں ان کو کامیابی ملی۔ نورالدین کی سنہ 1150ء میں انطاکیہ کے عیسائیوں سے جنگ ہوئی اور انھوں نے ان کو بھی شکست دی۔ ایک سال بعد انھوں نے افامیا کو بھی فتح کیا۔ پھر نورالدین زنگی نے شام کے عیسائی قلعوں کی طرف پیش قدمی کی اوراس کے نتیجے میں کئی قلعے فتح ہوئے۔ اوراس کے بعد دمشق میں جھڑپوں کا آغاز ہوا جو بالآخر اس کے قبضہ پر ختم ہوا۔ سنہ 1155ء میں عباسی خلیفہ، مقتضی نے نورالدین زنگی کے انگریزوں کے خلاف جذبۂ جہاد سے متاثر ہو کر انہیں "ملک عادل" کا خطاب عطا کیااور مصر کی بادشاہت بھی دی۔ سنہ 1164ء میں شام میں کروسیڈرز سے ان کا ایک اور اہم معرکہ ہوا۔ اس میں شام کے تمام عیسائی، مقابلے کے لیے اکھٹے ہوگئے تھے۔ یہاں تک کے ان کے راہب بھی لڑنے کے لیے نکل آئے۔ تین مہینے کی خونریز جنگ کے بعد صلیبیوں کو شکست فاش ہوئی اوران کے ممتاز امراء گرفتار ہوئے۔

سلطان نورالدین زنگی، مسلمانوں کے مفادات کا خاص خیال رکھتے تھے۔ وہ اپنے مقبوضہ علاقوں میں جنگی ٹیکس نہیں لیتے تھے۔ انھوں نے اپنے عہد میں عوامی فلاح کے بہت سے کام کیے۔ اپنے تمام مقبوضہ ممالک میں انھوں نے راستے، ہسپتال، سرائے اور خانقاہیں اور فصیلیں وغیرہ تعمیر کروائیں۔ نورالدین صرف سپاہی ہی نہ تھے بلکہ ان کو علمی مشاغل اور تصنیف کے کاموں سے بھی بہت دلچسپی تھی۔ انھوں نے انصاف، خیرات اور رحم کے موضوعات پر

رسول کریمؐ کی احادیث کو جمع کر کے ایک کتاب بھی تیار کی جس کا نام "فخر النوری" تھا۔ وہ امام ابو حنیفہؒ کے مسلک سے اچھی طرح واقف تھے۔ انھوں نے مختلف جگہوں پر فقہ حنفی اور فقہ شافعی کے بہت سے مدارس بھی بنوائے۔

نورالدین محمود زنگی سے متعلق سنہ 1162ء کا ایک اہم واقعہ بھی تاریخ میں رقم ہے۔ کتاب "تاریخ المدینۃ المنورۃ" کے مطابق اس مشہور واقعہ کی تفصیلات کچھ یوں ہیں کہ نورالدین زنگی ایک رات خواب میں آقائے دو جہاںؐ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ آپؐ نے انھیں دو آدمیوں کی طرف اشارہ کیا جن کی آنکھیں نیلی تھیں اور فرمایا کہ ان دونوں سے میری حفاظت کرو۔ نورالدین، آنحضرتؐ کا یہ حکم ملتے ہی فوراً مصر سے مدینہ پہنچے۔ اور پہنچتے ہی شہر میں ایک دعوتِ عام کا اعلان کروایا۔ سلطان نے اس دعوت کے بعد سب سے فرداً فرداً ملاقات کی اور وہ عوام کو شاہی انعامات سے نوازتے بھی رہے۔ لیکن اس موقع پر وہ گہری نگاہ سے ہر آدمی کو دیکھتے بھی رہے اور اُن شکلوں کے متلاشی رہے جو انھوں نے خواب میں دیکھے تھے، مگر اس میں انھیں کامیابی نہ ملی۔ انھوں نے دریافت کیا کہ اگر شہر میں کوئی اور آدمی باقی رہ گیا ہو تو اسے بھی بلایا جائے۔ بتایا گیا کہ دو بڑے متقی پرہیز گار رہ گئے ہیں جو دنیا سے دور رہتے ہیں۔ سلطان کے حکم پر انھیں بھی بلوایا گیا۔ بادشاہ نے انھیں دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہ وہیں صورتیں ہیں۔ تحقیقات شروع ہوئیں تو سوائے ان کے زہد و تقویٰ اور ان کی فیاضی اور فراخدلی کے علاوہ کچھ سامنے نہ آسکا۔ اچانک بادشاہ کو خیال آیا کہ ان کی عبادت کی جگہ کو تفصیل سے دیکھا جانا چاہیے۔ جب ان کے کمرہ کا بوریہ ہٹایا گیا تو ایک مشکوک پتھر کا سامنا ہوا۔ اسے ہٹایا تو ایک سرنگ نمودار ہوئی جو قبر اطہر کی طرف دور تک چلی جارہی تھی۔ اس کے بعد تو چار و ناچار ان دونوں کو پوری حقیقت بتانی پڑی۔ انھوں نے بتایا کہ وہ عیسائی ہیں اور ان کے بادشاہ نے انہیں زر کثیر دے کر یہ کام دیا تھا کہ کسی طرح سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کو مدینہ سے نکال کر لائیں۔ ان کے اس اقرار کے بعد انھیں قتل کردیا گیا۔ اس کے بعد سلطان نورالدین زنگی نے حجرۂ مبارک کے گرد سیسہ پلائی دیوار تعمیر کروادی تاکہ آیندہ کے لیے اس قسم کی گستاخی کا کوئی سوچ بھی نہ سکے۔

نورالدین زنگی نے 6 مئی سنہ 1174ء کو انتقال کیا۔ ان کو ایک عادل اور انصاف پسند حاکم سمجھا جاتا تھا۔ اپنی رعایا کی جوابدہی کے لیے وہ قاضی کی عدالت میں خود حاضر ہو جاتے اور اصرار کرتے کہ ان کے رتبہ کا پاس و لحاظ کیے بغیر انصاف کیا جائے۔ وہ اپنی ذات پر بڑی کفایت شعاری سے بسر اوقات کرتے تھے۔ وہ امانت کا بہت خیال رکھتے تھے۔ وہ رعایا کی نظروں میں اوصاف حمیدہ کا خزانہ اور زہد و تقویٰ کا مجموعہ تھے۔ یہاں تک کہ صلیبی بھی ان کے بلند کردار کے ثناخواں تھے۔